انتقاد کے لیے
کتاب کے دو نسخے
آنا ضروری
ہے

انتقاد

شمس المعارف

صفحات : ۲۶۸

کتابت و طباعت : مناسب ، تیسرا ایڈیشن جس میں دوسرے ایڈیشن پر اضافہ ہے ۔

قیمت : بارہ روپیہ ۔ ملنے کا پتہ : مرکز علوم اسلامیہ ۔ ۵ ۔ گارڈن ۔ کراچی ۔

یہ کتاب مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی مرحوم کے ان مکاتیب کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اپنے پچاس سے زیادہ عزیزوں ، مریدوں اور دوستوں کو تحریر کئے تھے ، مکاتیب کے شروع میں تین مقالات ہیں پہلا مولانا شاہ محمد جعفر ندوی پھلواروی صاحب کا مقالہ بعنوان " کچھ مکاتیب اور صاحب مکاتیب کے متعلق " ۔ دوسرا مولانا سید حسن مثنیٰ صاحب کا بعنوان " حضرت شاہ محمد سلیمان کون تھے " اور تیسرا مولانا شاہ غلام حسنین پھلواروی صاحب کا بعنوان " صاحبِ مکاتیب کے شیوخ طریقت " تینوں تعارفی مقالات صاحبِ مکاتیب کی جامع شخصیت پر روشنی ڈالنے میں مدد پہنچاتے ہیں ۔

مرحوم شاہ محمد سلیمان صاحب نہ صرف شریعت و طریقت میں خوشگوار امتزاج کے خواہاں تھے بلکہ وہ تدوینِ فقہِ جدید کی ضرورت کا شدید احساس رکھنے والے مجتہد بھی تھے ۔ انھوں نے اپنے ماحول اور مقتضیاتِ زمانہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور سمجھانے کی جو صلاحیت پائی تھی یہ مجموعہ مکاتیب اسی کا آئینہ دار ہے ۔ ان کے ہاں تصوف کی بعض اصطلاحات کی نہایت معنی خیز و عمل انگیز تاویل ملتی ہے ۔ وہ خلقِ خدا کو گوشہ نشینی یا گورکھ دھندوں میں الجھانے کے بجائے مقصد کے تحت معرکۂ حیات میں مسلسل حصہ لینے اور خیر کو شر پر غالب کرنے میں پورا پورا یقین رکھتے تھے ۔

مرحوم سکون پسندیِ راہب سے بیزار اور رامت کو تصوف میں رائج ہو جانے والے اوہام و
خرافات سے نکالنے کے پُر زور حامی تھے۔ تصوف میں مرحوم کے کمال کی شہادت کے لئے اتنا کافی ہے کہ
علامہ اقبال مرحوم اس موضوع سے متعلق اپنے شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے ان سے رجوع کرتے تھے
مرحوم کے مکاتیب میں جا بجا قرآن مجید کے مطالعہ اور اس میں غور و فکر کرنے کی تاکید ملتی ہے۔ وہ
قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرنے، اُسے سمجھ کر پڑھنے کے لئے اپنے اعزہ و مریدین کو صرف یہی ہدایت نہیں
کرتے کہ وہ عربی زبان سیکھیں بلکہ عربی ادب و شاعری کا عمدہ مذاق بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔

مرحوم ماہرِ تعلیم تھے۔ اور مسلمانوں میں تعلیم کی ترویج ان کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ اس ضمن میں سرسید مرحوم
سے تعاون ایجوکیشنل کانفرنس اور ندوۃ العلماء کی سرپرستی قابلِ ذکر امور ہیں۔ کفر کا فتویٰ خود تو کسی کو
نہ دیا لیکن جب ایجوکیشنل کانفرنس والوں پر بعض مولویوں کی طرف سے کفر کا فتویٰ لگایا گیا تو مرحوم
کے ایک اجتماع میں یوں مخاطب ہوئے:

"صاحبو! کچھ مولویوں نے کانفرنس والوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے لیکن نواب محسن الملک تو مہدی ...
(ان کا نام مہدی علی تھا) مہدی کو بھلا کون مسلمان دجال کہے گا۔ اب رہا میں، تو میں تمہارے سامنے
دو دو فتوے ایک پر ایک رکھے ہیں، ان میں سے جسے چاہو بلا تامل قبول کر لو، تمہیں اختیار ہے
ایک فتویٰ مولوی صاحبان کا ہے اور دوسرا اللہ میاں کا۔ اور اللہ میاں فرماتے ہیں کہ: وما کفر سلیمان
ولکن الشیاطین کفروا (سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا)۔"

ذیل میں ہم مرحوم کے مکاتیب سے کچھ نمونے پیش کرتے ہیں:

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

"اے عزیز! ایک عارف شیخ سے ان کے مرید نے کہا کہ کچھ وصیت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا
کوئی نئی وصیت کہاں سے لاؤں؟ خدا کی قدیم وصیت پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ولقد وصینا الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم و ایاکم ان اتقوا اللہ۔

(ہم نے تم کو اور تم سے پہلے اہل کتاب کو یہی وصیت کی ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔)

پس اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ۔ ان اللہ یحب المتقین
(اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے) ارشاد فرمایا گیا ہے۔

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو اور بزرگ بن جاؤ۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (تم میں سب سے بزرگ وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) فرمایا گیا ہے۔

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو تمہاری مصیبتیں دور ہو جائیں گی اور غیب سے روزی ملے گی، اس لئے کہ فرمایا گیا ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (جو تقویٰ اللہ اختیار کرے گا اس کے لئے اللہ کوئی سبیل پیدا فرمائے گا اور ایسے راستہ سے روزی دے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو، تمہارے دشمن تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئا (اگر تم صبر اور تقویٰ سے کام لوگے تو دشمنوں کی تدبیریں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو اور خدا کے قرب ومعیت کے امیدوار رہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (اللہ متقیوں اور نکوکاروں کے ساتھ ہے)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو، تمہاری سب نیکیاں مقبول ہو جائیں گی۔ ارشاد ہوتا ہے:

انما یتقبل اللہ من المتقین (اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو تمہارے سب کام سدھر جائیں گے اور سب گناہ صاف ہو جائیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے:

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ولیغفر ذنوبکم (اے مسلمانو! تقویٰ اختیار کرو اور کھری بات کہو تو اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے اور تمہارے گناہوں کی پوشش فرمائے گا۔)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو اور خدا کی طرف سے بشارت دنیا وآخرت میں حاصل کرو۔ ارشاد ہوتا ہے:

الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ (جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں خوشخبری ہے)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو، شیطانی پھندے سے جلد نکل جاؤ گے اور غفلت کا پردہ تمہاری آنکھوں سے ہٹ جائے گا، ارشاد ہوتا ہے:

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون (متقیوں کو جب شیطانی گروہ مس کرتا ہے اور انہیں تنبہ ہو جاتا ہے تو ان کی آنکھیں ہو جاتی ہیں)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو، اس سے تم کو فلاح نصیب ہو گا، ارشاد ہوتا ہے:

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ (تقویٰ اللہ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ)

اے عزیز! تقویٰ اختیار کرو جس سے تم اپنے مولیٰ کے شکر گزار ہو گے۔ ارشاد ہوتا ہے:

فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون (تقویٰ اللہ اختیار کرو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ)

یہ تقویٰ کے فضائل و فوائد و منافع ہیں۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ تقویٰ کے لئے کون سا زمانہ مناسب ہے؟ پس اے عزیز! ہم مسلمانوں کے یہاں تو عاقل و بالغ ہونے سے آخر زندگی تک ہمیشہ متقی بن رہنا چاہیے۔ تقویٰ عین اسلام ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

ولا تموتن الا وانتم مسلمون (جب تم مرو تو تمہاری موت اسلام پر ہو)

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

"اے عزیز! اب رہی ہندوستان کی [illegible] اور بالخصوص ہمارے [illegible] اس کے متعلق [illegible] اپنے حلقے [illegible]

اس لو [illegible]

[illegible] نہیں ہے [illegible]

کیا نسبت۔ پیرزادے ہوں یا صاحب [illegible] جب اپنے بزرگوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لہذا وہ [illegible]

[illegible]

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

"شریعت، طریقت، حقیقت اس طرح سے باخود باہم سلسل و وابستہ ہیں کہ ان میں جدائی ہو ہی نہیں سکتی۔ شریعت زادِ راہ سفر اور اس کے ساز و سامان کا نام ہے۔ طریقت اس زادِ راہ سفر کے ساتھ راستہ چلنا اور منزلیں طے کرنا ہے۔ حقیقت منزلِ مقصود پر پہنچ جانا ہے۔ پس کیا کوئی عاقل بغیر ساز و سامان سفر قطعِ منازل اور سفر کو پسند کرتا ہے اور بغیر سفر و قطعِ منازل کیا کوئی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ پس اب سمجھ لو کہ بغیر شریعت طریقت نہیں۔ اور بغیر طریقت حقیقت و معرفت نہیں۔"

جو صاحب اس کی مخالفت کریں خواہ پیرزادے ہوں یا مشائخ میں سے، اپنے کو قادری کہیں یا چشتی نقشبندی کہیں، سہروردی فردوسی کہلائیں یا ابوالعلائی، یہ لوگ درحقیقت ملحد و زندیق ہیں۔ اور ان مقدس ناموں کو بدنام کرتے ہیں۔ یہ میرا فتویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت شرف جہاں مخدومنا شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہٗ کا فتویٰ ہے، وہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"واجب است کہ راہ طریقت بموافقت شریعت بردد، ہر کرا بینی در طریقت موافق شریعت نبود اورا از طریقت ہیچ نامہ نبود۔ آں مذہب ملحداں است کہ قیام یکے بے دیگرے روا دارند و گویند چوں حقیقت کشف شد شریعت برخیزد برآں اعتقاد لعنت باد۔ ظاہر بے باطن نفاق است و باطن بے ظاہر زندقہ است، ظاہر شریعت بے باطن نقص است۔ و باطن بے ظاہر ہوس۔ ظاہر با باطن پیوستہ است در اصل کہ ہیچ کس جدا نکردہ است۔ لا الٰہ الا اللہ حقیقت است و محمد رسول اللہ شریعت است۔ اگر کسے خواہد در حالت صحت ایمان یکے را از دیگرے جدا کند نتواند و خواستنش باطل بود۔"

حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ "محمد رسول اللہ شریعت ہے" اس فرمان نے اس امر کو صاف ظاہر کر دیا کہ جس نے شریعت کو چھوڑا اور امور شرعیہ کی پروا نہ کی وہ درحقیقت حضور محمد رسول اللہ ﷺ سے بے سروکار ہو گیا۔ اور اب وہ محمدی نہیں باقی رہا، کسی ولی و بزرگ کا نام جپے سب بے کار و برباد

ہے ؎ عزیزے کہ از درگہش سر بتافت

بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اب اس طریقت و شریعت و حقیقت کو ایک دوسرے عنوان سے سمجھو۔ شریعت زینہ ہے۔ طریقت زینے پر چڑھنا اور اس کے منازل طے کرنا، حقیقت اس زینے پر چڑھ کر قصرِ مقصود پر پہنچنا۔ اب غور کرو بغیر درستگی و مضبوطی زینہ، اور بغیر ان سیڑھیوں کے طے کئے ہوئے کیا کوئی بامِ مقصود پر پہنچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب قصرِ مقصود پر آگئے تو اب زینے کی کیا حاجت رہی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عارف ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتا۔ اور نہ ایک مقام میں مستقر، بلکہ ساعت فساعت[1] ؎ اگر درویش بر حالے بماندے

سر دست از دو عالم برفشاندے

کبھی عروج ہے کبھی ہبوط، غرض چڑھاؤ اتار ہوتا ہی رہتا ہے۔ پس اگر زینہ توڑ دیا گیا تو نزول و رجوع کی کیا صورت ہوگی؟ بجز اس کے کہ دفعتہً ہلاک و برباد ہو جائے۔ اعاذنا اللّٰہ عنہ (اللہ ہم کو اس سے بچائے)۔

ہم امتِ محمدیہ فقط مہتدی ہی نہیں، بلکہ ہادی بھی ہیں۔ پس اگر زینہ برباد کر دیا گیا تو دوسرے اس مقامِ رفیع تک کیوں کر پہنچائیں گے؟

فالشریعة شعاری والطریقة دثاری (پس شریعت میرا شعار اور طریقت میرا اوڑھنا ہے)۔

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو ردٌ (جو میرے دین میں کوئی ایسی چیز نکالے جس کو دین سے تعلق نہیں وہ قابلِ قبول نہیں)

پس اے عزیز! ہم لوگوں کو ہمیشہ اپنا مدنظر قرآن و حدیث ہی کو رکھنا چاہیئے۔ متاخرین متصوفین نے تو بدعات کا انبار لگا دیا ہے کہاں تک اس کی کھینچ تان کی جائے اور تاویلات کا دروازہ کس قدر وسیع کیا جائے؟ پس بہتر یہی ہے کہ ہم ان باتوں سے قطع نظر کریں۔

---

[1] گھڑی گھڑی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔

تلك امة قد خلت لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت (وہ امت تھی جو گزر گئی۔ جو کام ان کے اچھے کئے اس کا اجر اور جو برے کئے ان کا وبال انہی پر ہوگا)

اور چونکہ ہم محمدی خالص ہیں اس لئے ہمیں بجز قرآن و حدیث کے کسی اور دستور العمل سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

ليس لنا نبي غيره فنتبعه ولا كتاب سوى القرآن فنعمل به لا تخرجوا عنهما فتهلكوا والسلامة مع الكتاب والسنة والهلاك مع غيرهما وبهما يترقى العبد الى حالة الولاية والبدلية والغوثية (حضور صلعم کے سوا اب کون نبی ہے جس کا اتباع کریں؟ اور قرآن کے سوا اب دوسری کیا چیز ہے جس پر ہم عمل کریں؟ پس اے لوگو! ان دونوں حلقوں سے باہر نہ نکلو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور سمجھ لو کہ تمہاری سلامتی تو قرآن و حدیث کے ساتھ ہے۔ اور غیروں کے ساتھ تمہاری ہلاکی و بربادی ہے۔ اور بندۂ مومن اسی قرآن و حدیث کے ذریعے سے مرتبہ ولایت اور مرتبہ ابدالیت اور مقام غوثیت تک پہنچتا ہے)

اے عزیز! ان مقدس نورانی کلمات کے سننے کے بعد کوئی خلافِ شریعت مشائخ کا کیوں کر معتقد ہو سکتا ہے؟ پس اب سمجھو کہ چوڑیاں پہننا، مہندی باندھنا، نیلا پیلا کپڑا پہن کر ناچنا، تھرکنا، گرز لگانا یہ سب رسومات جاہلانہ ہیں۔ ان کو درویشی سے کیا واسطہ؟ سالاری ہو یا مداری، اپنے آپ کو قادری کہے یا چشتی جب شریعتِ محمدیہ سے علیحدہ ہے اور خلافِ شرع باتوں کو درویشی و معارف سمجھتا ہے تو ہم اسے ملحد و زندیق سمجھنے پر مجبور ہیں۔

حضرت غوث الثقلین فتوح الغیب میں فرماتے ہیں: كل حقيقة لا يشهد لها الشرع فهو زندقة (جس چیز کی تائید شریعت سے نہ ہو وہ زندقہ ہے)۔

اور حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:
"اے سالکین! تم اپنے تمام معارف و مکشوفات کو کتاب و سنت پر پیش کرو، اگر وہ گواہی دیں تو قبول کرو ورنہ غلط سمجھو۔"

اور خود حضرت غوث الثقلین فرماتے تھے: "اتبعوا ولا تبتدعوا" (اے لوگو! اتباعِ رسول

[redacted]

کرو اور بدعتی نہ بنو) اور یہ جاہل جو شریعت کے پابند نہیں اور نماز فرائض بھی ادا نہیں کرتے مگر و
خوانی کرتے ہیں اور تسبیح ہلاتے ہیں "عوام کالانعام" ان باتوں سے ان کے معتقد ہو جاتے ہیں۔
حقیقت میں یہ وظیفے خوانی ان کی کبھی قابلِ قدر نہیں۔ اور نہ انہیں کو کسی نوعیت سے مفید۔ حضر
پیران پیر قدس سرہٗ فرماتے ہیں؛

ینبغی للمؤمن ان یشتغل اولا بالفرائض فاذا فرغ منہا اشتغل بالسنن ثم یشتغل بالنوافل والفضائل۔ فما لم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق ورعونة فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واُھین۔

(مومن کو سزاوار ہے کہ پہلے فرائض کی طرف متوجہ ہو۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد سنتوں کو پورا کرے، پھر ان سے فارغ ہو تو نفل وغیرہ کی طرف متوجہ ہو۔ بغیر ادائے فرض سنتوں میں مشغولی محض حماقت ہے اور نفل کی جانب بلا ادائے سنت و فرض متوجہ ہونا محض غیر مفید، غیر مقبول بلکہ ذلت و خواری ہے۔)

اے عزیزو! تم لوگ ان اصول کا خیال رکھو۔ عرس و قل و مجلس سماع یا وعظ و مولود میں شب کرنا اور نماز عشاء و تہجد و فرض صبح کو کھو بیٹھنا کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔؟

سنو! میرے ایک اخص عزیز نے اس سال حزب البحر کی زکوٰۃ کی اجازت چاہی اور اعتکاف تیار ہو گئے۔ مگر میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ اس لئے کہ وہ فرض نماز کے پابند نہ تھے۔ پھر ان کو حزب البحر کیا مفید ہو سکتا تھا۔ یہ بھی ایک بوالہوسی ہے اور غلط تمنا۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جس چیز کا کریں اس کو شرائط کے ساتھ پورا کرتے رہیں۔ میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب انہوں اعمال کا انتظام کیا اور چھوڑ بیٹھے تو نکبت میں گرفتار ہوئے۔ اس کی وجہ بزرگوں سے میں نے ا ہے کہ جب مومن کوئی نیک عمل شروع کرتا ہے تو رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پھر جب چھوڑ دیا تو وہ رحمت کے فرشتے اس پر نفرین کرتے ہیں جو موجب نکبت ہوتا ہے ؎

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں؛

"اور انبیاء اور اولیاء اس لئے بنائے گئے کہ آدمیوں کو اس محبوب حقیقی کا عاشق ۔ش
اور پیری مریدی وارشاد و ترشید فقط اسی غرض کے لئے ہے کہ مطلوب و محبوب حقیقی تک ۔ش

اور حاشا وکلا انبیاء واولیاء کا یہ مقصود نہیں کہ اپنے سے الجھاسے رکھیں یا خود مقصود بالذات و رب حقیقی بن بیٹھیں۔ معاذ اللہ من ذالک"

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

"خوب یاد رکھو کہ فہم قرآن شریف بغیر مذاق عربیت محض محال اور محال ہے یوں سمجھیں اس لئے قدماء کو صدہا اشعار جاہلیت کے یاد ہوتے تھے۔ ادراک معارف قرآنیہ، حدیثیہ کے لئے علم ادب واشعار میں کمال جانفشانی کرتے تھے، مقدمہ ابن خلدون میں اس کے وجوہات بالبسط تمام مندرج ہیں"

ہماری نظر میں تصوف کی اصطلاحات، کلام کی تاویلات اور فقہی مکاتب نیز ان کے اجتہادات، سلف کی تفاسیر قرآن وتشریح حدیث نبوی اپنے اپنے زمانوں کے مقتضیات کے مطابق دین کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوششیں ہیں جن سے آنے والی نسلیں استفادہ تو کر سکتی ہیں لیکن ان پر اکتفا نہیں کر سکتیں گر ہمیں اس تیز رفتار زمانہ میں اسلام کو بلند کرنا ہے تو سلف صالحین کا طرز عمل اختیار کرتے ہوئے قرآن وسنت سے اپنے زمانہ کے تقاضوں کا مناسب حل نکالنا ہوگا خواہ اس سلسلہ میں ہمیں تصوف، کلام اور فقہ پر ایک تنقیدی نظر ہی کیوں نہ ڈالنا پڑے۔

مختصر یہ کہ ہم تصوف وفقہ کی قدیم مصطلحات کے گورکھ دھندوں میں الجھنے یا ان کی لایعنی تاویلات کرنے سے ہزار درجہ بہتر یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن وسنت سے براہ راست اپنے ان مسائل کا حل نکالیں جن پر آج ہماری زندگی اور موت کا دارومدار ہے۔

اقبال

(سہ ماہی مجلہ بزم اقبال)

مدیر اعزازی: محمد سعید شیخ

مدیر معاون: کوثر لوتانی

سالانہ چندہ: دس روپیہ، فی پرچہ دو روپیہ

پتہ: بزم اقبال۔ کلب روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)